

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصَلِّي

نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو (فرمان نبوی)

نمازِ نبوی

صحیح احادیث کی روشنی میں

صحیح بخاری سے مستخرج جدید ایڈیشن

ترتیب: ڈاکٹر شفیق الرحمن تحقیق و تخریج: ابو الطاہر حافظ زبیر علی زئی

تصحیح و تخریج: حافظ ضلح الدین یوسف، عبدالصمد رشتی

مولانا عبد الولی خان



- 50..... فضیلتِ نماز ●
- 54..... نمازی اور شہید ●
- 55..... اہمیتِ نماز ●
- 59..... احکامِ طہارت ●
- 59..... پانی کے احکام ●
- 61..... رفع حاجت کے آداب و مسائل ●
- 61..... بیت الخلا میں جاتے وقت کی دعا ●
- 61..... بیت الخلا سے نکلنے وقت کی دعا ●
- 62..... رفع حاجت کے مسائل ●
- 64..... پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کی سخت تاکید ●
- 66..... نجاستوں کی تطہیر کا بیان ●
- 66..... حیض آلود کپڑے کا حکم ●
- 67..... منی کا دھونا ●
- 67..... شیر خوار بچے کا پیشاب ●
- 67..... نجاست آلود جوتا ●
- 68..... کتے کا جھوٹا ●
- 68..... مردار کا چڑا ●
- 69..... بلی کا جھوٹا ●
- 69..... سونے چاندی کے برتن میں کھانا ●
- 70..... جنابت اور حیض سے متعلقہ احکام و مسائل ●



- 21..... عرض ناشر ●
- 25..... ابتدائیہ ●
- 31..... مقدمہ التحقیق (جدید ایڈیشن) ●
- 32..... اکاذیب ●
- 34..... موضوع احادیث (من گھڑت روایتیں) ●
- 36..... ضعیف روایات ●
- 37..... تناقضات ●
- 39..... کتاب و سنت کی اتباع کا حکم ●
- 41..... حدیث کے معاملے میں چھان بین اور احتیاط ●
- 47..... خطبہ رحمۃ اللعالمین ﷺ ●
- 48..... نماز: فرضیت، فضیلت اور اہمیت ●
- 48..... اولاد کو نماز سکھانے کا حکم ●
- 48..... ترک نماز، کفر کا اعلان ہے ●

- 85..... عیدین کے روز غسل ●
- 85..... احرام کا غسل ●
- 86..... مکے میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا ●
- 86..... مسواک کا بیان ●
- 87..... وضو کا بیان ●
- 87..... نیند سے جاگ کر پہلے ہاتھ دھونا ●
- 87..... تین بار ناک جھاڑنا ●
- 88..... مسنون وضو کی مکمل ترتیب ●
- 91..... تنبیہات ●
- 92..... وضو کے بعد کی مسنون دعائیں ●
- 93..... وضو کی خود ساختہ دعائیں ●
- 93..... وضو کے دیگر مسائل ●
- 94..... مسنون وضو سے گناہوں کی بخشش ●
- 95..... خشک ایڑیوں کو عذاب ●
- 96..... وضو سے بلندی درجات ●
- 96..... تحیۃ الوضو پڑھنے کی فضیلت ●
- 97..... ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرنا ●
- 97..... دودھ پینے سے کلی کرنا ●
- 98..... موزوں وغیرہ پر مسح کے متعلق احکام و مسائل ●
- 99..... جرابوں پر مسح کرنے کا بیان ●

- 70..... صحبت اور غسل جنابت ●
- 71..... عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے ●
- 72..... جنبی عورت کے بالوں کا مسئلہ ●
- 73..... جنبی سے میل جول اور مصافحہ جائز ہے ●
- 74..... حائضہ سے جماع کرنے کی ممانعت ●
- 75..... مذی کے خارج ہونے سے غسل واجب نہیں ہوتا ●
- 75..... مذی، منی اور ودی میں فرق ●
- 76..... سیلان رحم موجب غسل نہیں ●
- 76..... حائضہ کو چھونا اور اس کے ساتھ کھانا جائز ہے ●
- 77..... جنبی کے قرآن پڑھنے کی کراہت ●
- 78..... کیا حائضہ قرآن کی تلاوت کر سکتی ہے؟ ●
- 79..... استحاضہ کا مسئلہ ●
- 80..... حائضہ کے لیے نماز اور روزے کی ممانعت ●
- 81..... نفاس کا حکم ●
- 82..... غسل کا بیان ●
- 82..... غسل جنابت کا طریقہ ●
- 83..... دیگر غسل ●
- 83..... جمعہ کے دن غسل ●
- 84..... میت کو غسل دینے والا غسل کرے ●
- 85..... نو مسلم کے لیے غسل ●

- 324..... عورتوں کے لیے عید گاہ میں آنے کا حکم ●
- 325..... تکبیرات عید کا وقت ●
- 327..... نماز عید کا طریقہ ●
- 328..... عید سے متعلق مسائل ●
- 331..... نماز کسوف: سورج اور چاند گرہن کی نماز ●
- 332..... سورج اور چاند گرہن کی نماز کا طریقہ ●
- 335..... نماز استسقا ●
- 340..... نماز اشراق ●
- 342..... نماز استخارہ کا بیان ●
- 344..... نماز تسبیح ●
- 348..... احکام الجنائز ●
- 348..... بیمار پرسی ●
- 350..... عیادت کی دعائیں ●
- 355..... تجہیز و تکفین ●
- 355..... عالم نزع میں تلقین ●
- 356..... موت کی آرزو کرنا ●
- 356..... خودکشی سخت گناہ ہے ●
- 357..... میت کو بوسہ دینا ●
- 357..... میت کا غسل ●
- 358..... میت کا کفن ●

- 302..... سحری اور نماز فجر کا درمیانی وقفہ ●
- 303..... نماز سفر ●
- 305..... قصر کی حد ●
- 306..... سفر میں اذان اور جماعت ●
- 306..... سفر میں دو نمازیں جمع کرنا ●
- 307..... سفر میں سنتیں معاف ہیں ●
- 308..... حضر میں دو نمازوں کا جمع کرنا ●
- 310..... نماز جمعہ ●
- 310..... جمعہ کے دن کی فضیلت ●
- 310..... جمعہ کی فرضیت ●
- 311..... جمعہ کے متفرق مسائل ●
- 316..... دوران خطبہ میں دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھنا ●
- 317..... گردنیں پھلانگنے کی ممانعت ●
- 317..... جمعہ کے لیے پہلے آنے والوں کا ثواب ●
- 318..... خطبہ جمعہ کے مسائل ●
- 320..... ظہر احتیاطی بدعت ہے ●
- 320..... محض جمعہ کے دن روزہ رکھنا ●
- 320..... جمعہ کی اذان ●
- 322..... نماز عیدین ●
- 322..... احکام و مسائل ●

عرض ناشر

روزانہ بلاناغہ نماز پچگانہ پڑھنا ہر مسلمان عورت اور مرد پر فرض لازم ہے۔ یہ فرض خیر و برکت کے بے شمار امکانات و معظمتات کا خزانہ ہے۔ نماز آخرت ہی کی کامیابی کی ضامن نہیں، یہ اس دنیا میں بھی مہذب زندگی کا ایسا عظیم الشان سلیقہ سکھاتی ہے جس کی نظیر دنیا کے کسی اور نظام میں نہیں ملتی۔ اللہ کی بارگاہ میں حاضری کا اعزاز، مسلمانوں کا روزانہ پچگانہ اجتماع، نظم جماعت، اطاعت امیر، پابندی اوقات اور طہارت و نظافت کا جو روح پرور نگارہ نماز میں دکھائی دیتا ہے، وہ روئے زمین کے کسی اور مذہب میں نظر نہیں آتا۔ نماز کی اس سے بڑھ کر اہمیت اور ضرورت کیا ہوگی کہ یہ مومن اور کافر کے درمیان خط امتیاز ہے۔ جس نے نماز ترک کی اُس نے کفر کیا۔ نماز فواحش و منکرات سے روکتی ہے۔ عزت و سرخروئی کی ضامن ہے۔ رسالت مآب ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ قرآن کریم نے بشارت دی ہے کہ جو اہل ایمان نمازوں میں اللہ کے حضور گڑ گڑاتے ہیں، رب جلیل انھیں ضرور کامیاب فرماتا ہے۔ رسالت مآب ﷺ کو نماز کی اہمیت و عظمت کا کس قدر زبردست احساس تھا؟ اس کا اندازہ اس حقیقت سے کیا جاسکتا ہے کہ عین اُس وقت بھی جبکہ نزع کا عالم طاری تھا اور آپ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو رہے تھے، آپ ﷺ کی لسان مبارک پر یہی وصیت جاری تھی «الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ وَ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ» نماز کی اسی فرضیت، اہمیت اور ابدی افادیت کے پیش نظر دارالسلام نے نماز کی تعلیم و تفہیم

- میت کا سوگ 358
- میت پر رونا 359
- تعزیت کے مسنون الفاظ 362
- نماز جنازہ 363
- جنازے میں سورہ فاتحہ 364
- پہلی دعا 364
- دوسری دعا 365
- تیسری دعا 366
- جنازے کے مسائل 366
- غائبانہ نماز جنازہ 368
- قبر پر نماز جنازہ 369
- تدفین و زیارت 371
- قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت 373
- قبروں کی زیارت 374
- زیارت قبر کی دعائیں 375
- دیگر نمازیں 377
- نماز توبہ 377
- لیلۃ القدر کے نوافل 377
- پندرہویں شعبان کے نوافل 377
- کلمہ اختتام 379

بنائے جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے خلاف ہوں۔ نماز کی ادائیگی سے قبل مذکورہ تمام عقائد پر ایمان لانا ضروری ہے۔^①

الحمد للہ اس کتاب کی ترتیب میں کوشش کی گئی ہے کہ احادیث صحیحہ سے مدلی جائے۔ اس سلسلے میں ”القول المقبول فی تخریج صلاة الرسول“^② سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور جن دوستوں نے اس کتاب کی ترتیب و تزئین میں تعاون کیا ہے ان تمام معاونین کی اخروی نجات کا ذریعہ بنائے۔ خصوصاً مولانا عبدالرشید صاحب (ناظم ادارہ علوم اسلامیہ، سمن آباد، جھنگ) کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے جنھوں نے اپنے قیمتی اوقات میں سے وقت نکال کر پوری کتاب کا مطالعہ کیا اور بعض مقامات پر اصلاح فرمائی۔ آمین!

میں دارالسلام پبلشرز کے ذمہ داران خصوصاً برادرِ م حافظ عبدالعظیم اسد مینجنگ ڈائریکٹر لاہور کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے خصوصی دلچسپی لے کر اس کتاب کی تصحیح و تنقیح میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا اور نہایت محبت سے اس کتاب کی شایانِ شان اشاعت کا اہتمام کیا۔

سید شفیق الرحمن

① کیونکہ اللہ کی بارگاہ میں کسی عمل کی قبولیت کا انحصار بالترتیب تین چیزوں پر ہے: ① عقیدے کی درستی ② نیت کی درستی ③ عمل کی درستی۔ ان میں سے کسی ایک میں خلل واقع ہونے سے سارا عمل مردود ہو جاتا ہے۔ اور یاد رہے کہ کتاب اللہ، سنت ثابتہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مجموعی طرز عمل اور اجماع امت ہی وہ کوئی ہے جس پر کسی عقیدے یا عمل کی صحت کو پرکھا جاسکتا ہے۔ (ع، ر)

② یہ کتاب مولانا عبدالرؤف سندھو رحمہ اللہ (فاضل مدینہ یونیورسٹی) کی تالیف ہے اور مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ کی کتاب ”صلاة الرسول ﷺ“ میں مذکور احادیث و آثار کی تحقیق و تخریج پر مشتمل ہے۔

مقدمة التحقیق

(جدید ایڈیشن)

قرآن کرام!

نماز، دین کا انتہائی اہم رکن ہے۔ اس کی فرضیت قرآن مجید اور متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ تمام مسلمانوں کا نماز کے فرض عین ہونے پر اجماع ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے جب سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا:

«فَاعْلَمُوهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ»

”پھر انھیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔“^①

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھنے کا طریقہ سکھایا اور انھیں حکم دیا:

«صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي»

”تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔“^②

نماز کی اسی اہمیت کے پیش نظر بہت سے ائمہ مسلمین نے نماز کے موضوع پر متعدد کتابیں لکھی ہیں، مثلاً: ابو نعیم فضل بن دین رحمہ اللہ (متوفی 218ھ) کی ”کتاب الصلاة“ وغیرہ۔ علاوہ ازیں عصر حاضر میں بھی اردو اور علاقائی زبانوں میں متعدد کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ لیکن ان میں سے اکثر کتابیں اکاذیب، موضوع احادیث، ضعیف و مردود روایات،

① صحیح البخاری، الزکاة، باب وجوب الزکاة، حدیث: 1395. ② صحیح البخاری، الاذان، باب الاذان للمسافرين، حدیث: 631.

تضادات اور علمی مغالطوں پر مشتمل ہیں، مثلاً:

- ”الدلائل السنیة فی إثبات الصلاة السنیة“ تصنیف: محمد امان اللہ ابو بکر محمد کریم اللہ۔
 - ”رسول اکرم ﷺ کا طریقہ نماز“ تصنیف: مفتی جمیل احمد ندیری۔
 - ”دیغمبر خدا ﷺ مونیح“ (پشتو) تصنیف: ابو یوسف محمد ولی درویش۔
 - ”نماز مدلل“ تصنیف: فیض احمد کروی ملتانی۔
 - ”نماز پیغمبر“ تصنیف: محمد الیاس فیصل۔
 - ”نماز مسنون کلاں“ تصنیف: صوفی عبدالحمید سواتی۔
 - ”نبوی نماز مدلل“ پہلا حصہ (سندھی) تصنیف: علی محمد حقانی۔
- گو یہ مختصر مقدمہ تفصیلی بحث کا متحمل نہیں ہے، تاہم بطور نمونہ مذکورہ بالا تفصیلات کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

اکاذیب

- ”الدلائل السنیة“ میں ہے:

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اِغْتَمُوا تَزَادُوا حِلْمًا» رواه أبو داود، والبيهقي والبخاري، والطبراني (ص: 64، 65).

”ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”عمامہ باندھا کرو (اس سے) حلم بڑھے گا۔“ (ابو داود، بیہقی، بخاری، طبرانی) الدلائل السنیہ اردو نسخہ، ص: 45

حالانکہ اس روایت کا سنن ابوداؤد میں کوئی وجود نہیں ہے بلکہ صحاح ستہ کی کسی کتاب میں بھی یہ روایت نہیں ہے۔ غیر صحاح ستہ میں بھی یہ سخت ضعیف سندوں سے مروی ہے۔

● اسی طرح صاحب کتاب نے ایک اور موضوع روایت کو ترمذی اور ابوداؤد کی طرف منسوب کر کے اس کی تحسین امام ترمذی سے اور تصحیح امام ابن حزم سے نقل کی ہے۔ (دیکھیے

الدلائل السنیة (عربی)، ص: 131، 132، اردو، ص: 74)۔

حالانکہ یہ روایت بھی جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد میں موجود نہیں ہے اور اسے امام ترمذی نے حسن کہا ہے نہ ابن حزم نے صحیح، البتہ یہ روایت امام ابن جوزی کی کتاب ”الموضوعات“ (جھوٹی حدیثوں کا مجموعہ) میں ضرور پائی جاتی ہے۔^①

● ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحیح بخاری میں ایک حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں (رات کو) گیارہ رکعات پڑھتے تھے، پہلے چار پڑھتے، پھر چار پڑھتے، پھر تین پڑھتے..... الخ^②

اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے مفتی جمیل احمد ندیری صاحب فرماتے ہیں:

”اس حدیث میں ایک سلام سے چار چار رکعتیں پڑھنے کا ذکر ہے جبکہ تراویح ایک سلام سے دو دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔“^③

حالانکہ صحیح بخاری کی اس حدیث میں ”ایک سلام سے“ کے الفاظ قطعاً نہیں ہیں۔ بلکہ صحیح مسلم میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت درج ذیل الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

«يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ»

”آپ ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرتے اور ایک وتر پڑھتے تھے۔“^④

● شرح معانی الآثار (1: 129)، ایک نسخے کے مطابق، ص: 151، ایک اور نسخہ کے مطابق، ص: 219) اور نصب الراية (2: 12) میں ابن عمر، زید بن ثابت اور جابر رضی اللہ عنہم سے ایک حدیث مروی ہے جبکہ جناب فیض احمد کروی صاحب اسے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب

① دیکھیے الموضوعات: 96/2. ② صحیح البخاری، صلاة التراویح، باب فضل من قام رمضان، حدیث: 2013.

③ رسول اکرم ﷺ کا طریقہ نماز، ص: 296.

④ صحیح مسلم، صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ، حدیث: 736.

کرتے ہیں۔^①

موضوع احادیث (من گھڑت روایتیں)

جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں فائد بن عبدالرحمن أبو الوراق عن عبد اللہ بن أبي أوفى کی سند سے «صلاة الحاجة» والی حدیث مروی ہے۔^②

اسے ابوالقاسم رفیق دلاوری نے «عماد الدین» (ص: 440, 439 بحوالہ جامع ترمذی وقال: حدیث غریب) میں نقل کیا ہے۔ حالانکہ فائد مذکور کے بارے میں امام ابو حاتم رازی (متوفی 277ھ) فرماتے ہیں:

«وَأَحَادِيثُهُ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى بِوَاطِئِلٍ»

”اور اس کی سیدنا ابن ابی اوفیؓ سے روایت کردہ احادیث باطل ہیں۔“^③

حاکم نیشاپوری فرماتے ہیں:

«يُرْوَى عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى أَحَادِيثَ مَوْضُوعَةً»

”وہ سیدنا ابن ابی اوفیؓ (کے حوالے) سے موضوع روایات بیان کرتا تھا۔“^④

محمد زکریا صاحب کے «تبلیغی نصاب» میں بھی فائد مذکور کو «متروک» لکھا گیا ہے۔^⑤

محدث ابن جوزی نے فائد کی یہ روایت اپنی کتاب «الموضوعات»: 2/140 میں ذکر کی ہے۔

① نماز مدلل، ص: 91. ② جامع الترمذی، الوتر، باب ما جاء في صلاة الحاجة، حدیث: 479، وسنن ابن ماجه، إقامة الصلوات، باب ماجاء في صلاة الحاجة، حدیث: 1384. ③ تهذيب التهذيب: 230, 229/8، وكتاب الجرح والتعديل: 84/7. ④ المدخل إلى الصحيح ص: 184 - 55، وتهذيب التهذيب: 230/8. ⑤ تبليغي نصاب، ص: 599، وفناكل ذكره، ص: 121، حدیث: 35.

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے منسوب ایک موضوع روایت کا تذکرہ ص: 10 پر گزر چکا ہے۔ متعدد مصنفین نے یہ روایت بطور استدلال ذکر کی ہے، مثلاً: ابو یوسف درویش نے «تغییر خدا ﷻ» (پشتو، ص: 293) میں، فیض احمد کروی نے «نماز مدلل» (ص: 10) میں اور صوفی عبدالحمید سواتی نے «نماز مسنون کلاں» (ص: 343) میں۔

درویش صاحب نے اس روایت کے مرکزی راوی محمد بن جابر کا دفاع کرنے کی کوشش کی ہے اور خود اپنی اسی کتاب میں ص: 52 پر لکھا ہے:

اس حدیث میں مرکزی راوی محمد بن جابر ہے اور اسے یہ سب ضعیف کہتے ہیں۔

مسعود احمد بی ایس سی نے اپنی کتاب «صلاة المسلمین» کے بارے میں یہ بلند وبالا دعویٰ کر رکھا ہے کہ «اس کتاب میں کوئی ضعیف حدیث نہیں لی گئی۔»

حالانکہ اسی کتاب کے صفحہ: 305 تا صفحہ: 307 پر مصنف عبدالرزاق: 3/116 سے «معمر عن عمرو عن الحسن» کی سند سے ایک اثر نقل کر کے لکھا ہے: «سندہ صحیح» یعنی اس کی سند صحیح ہے۔ عمرو سے مراد، ابن عبید ہے۔ (دیکھیے مصنف عبدالرزاق: 3/83 حدیث: 19985)۔ تہذیب الکمال وغیرہ میں یہ صراحت ہے کہ امام حسن بصری کا

نام عمرو بن عبید معزلی تھا۔ اس شخص کے بارے میں امام ایوب سختیانی وغیرہ نے کہا: «كَانَ يَكْذِبُ» یعنی «جھوٹ بولتا ہے۔» امام حمید الطویل نے کہا: «كَانَ يَكْذِبُ عَلَى الْحَسَنِ» «وہ حسن (بصری) پر جھوٹ بولتا تھا۔» بلکہ امام یحییٰ بن معین نے گواہی دی:

«كَانَ عَمْرُو بْنُ عَبِيدٍ رَجُلًا سُوءَ مِنَ الدَّهْرِيَّةِ»

”عمرو بن عبید گند آدمی تھا (اور) دہریوں میں سے تھا۔“^②

① یہ ہفہ حدیث کنہ محمد بن جابر راوی دے، او دہ تہ دوئی بتول ضعیف وائی.

② تهذيب الكمال: 276/14.

مختصر یہ کہ نماز کے موضوع پر اردو اور دیگر زبانوں کی اکثر کتب پر اندھا دھند اعتماد صحیح نہیں ہے بلکہ ایسی متعدد کتابوں نے عوام کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر رکھا ہے۔

ڈاکٹر شفیق الرحمن صاحب نے عوام و خواص کے لیے عام فہم اردو میں ”نماز نبوی“ کے نام سے کتاب مرتب کی ہے۔ جس میں انھوں نے کوشش کی ہے کہ کوئی ضعیف حدیث شامل نہ ہونے پائے۔ راقم نے بھی تحقیق و تخریج کے دوران میں اس بات کی بھرپور سعی کی ہے کہ اس میں صرف مقبول احادیث کو لایا جائے اب ماشاء اللہ جدید ایڈیشن میں تحقیق و تخریج کی نظر ثانی کی گئی ہے، لہذا وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ اس میں کوئی ضعیف روایت نہیں ہے۔ لیکن چونکہ انسان غلطی اور خطا کا پتلا ہے، لہذا اہل علم سے درخواست ہے کہ اگر کسی حدیث کی علت پر مطلع ہوں تو راقم کو آگاہ کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تلافی کی جاسکے۔

یہ انتہائی مسرت کی بات ہے کہ کتاب و سنت کی نشر و اشاعت کے معروف عالمی ادارے ”دار السلام“ کو اسے جدید ترین اور اعلیٰ ترین انداز میں شائع کرنے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سلسلے میں جناب مولانا عبدالمالک مجاہد ڈائریکٹر دار السلام، حافظ عبدالعظیم اسد اللہ اور دیگر وابستگان دار السلام کی گراں قدر مساعی قبول فرمائے اور اسے میرے لیے بھی توشہ آخرت بنائے۔ آمین!

ابوطاہر حافظ زبیر علی زئی محمدی

(اگست 2008ء)

کتاب ہذا کے حواشی میں ”ع۔و“ سے دار السلام لاہور کے سینئر ریسرچ سکالرز مولانا مفتی عبدالولی خان اور ”ع۔ر“ سے مولانا عبدالصمد رفیقی مراد ہیں۔

کتاب و سنت کی اتباع کا حکم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾

”(اے مسلمانو!) آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے، اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین پسند کر لیا ہے۔“^(۱)

یہ آیت 9 ذوالحجہ 10 ہجری کو میدان عرفات میں نازل ہوئی۔ اس کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ یہ کامل اور اکمل دین امت کو سونپ کر رفیق اعلیٰ سے جا ملے اور امت کو یہ وصیت فرما گئے:

”تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمُ بِهِمَا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ

”میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک تم انھیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے، ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور اس کے نبی اکرم (ﷺ) کی سنت۔“^(۲)

المائدة: 3:5. ② [حسن] السنن الكبرى للبيهقي، آداب القاضي، باب ما يقضي به القاضي و يفتي به المفتي، 10/114، حديث: 20337، والموطأ للإمام مالك، القدر، باب النهي عن القول بالقدر، حديث: 1708. یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔

معلوم ہوا کہ اسلام، کتاب وسنت میں محدود ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسئلہ وفتویٰ صرف وہی صحیح اور قابل عمل ہے جو قرآن وحدیث سے مدلل ہو۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

«كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبِي، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ يَا أَبِي؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبِي»
 ”میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔“ لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! انکار کرنے والا کون ہے۔ آپ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔“^①

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور مؤثر نصیحت فرمائی۔ وعظ سن کر ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل دہل گئے۔ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ وعظ تو ایسا ہے جیسے کسی رخصت کرنے والے کا ہوتا ہے، اس لیے ہمیں خاص وصیت کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا اور (اپنے امیر کی جائز بات) سننا اور ماننا اگرچہ (تمہارا امیر) حبشی غلام ہی ہو۔ میرے بعد جو تم میں سے زندہ رہے گا، وہ سخت اختلاف دیکھے گا۔ اس وقت تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کا طریقہ لازم پکڑنا، اسے ڈاڑھوں سے مضبوط پکڑے رہنا اور (دین کے اندر) نئے نئے کاموں (اور طور طریقوں) سے بچنا کیونکہ (دین میں) ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“^②

① صحیح البخاری، الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ، حدیث: 7280. ② [صحیح سنن أبي داود، السنة، باب في لزوم السنة، حدیث: 4607، وسندہ صحیح، وجامع الترمذی، ③ صحیح، امام ابن حبان نے الموارد، حدیث: 97 میں اسے صحیح کہا ہے۔ ④ محمد 33:47.

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ کوئی بدعت حسنہ نہیں۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”ہر بدعت گمراہی ہے، خواہ لوگ اسے اچھا سمجھیں۔“^①

حدیث کے معاملے میں چھان بین اور احتیاط

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾

”اور ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن مجید) نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کے لیے بیان کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا ہے تاکہ وہ غور و فکر کریں۔“^②
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ»

”یاد رکھو! مجھے قرآن مجید اور اس کے ساتھ اس جیسی ایک اور چیز (حدیث) دی گئی ہے۔“^③

جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کو فرض کیا ہے، اسی طرح اپنے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت بھی فرض قرار دی ہے۔ فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾

”اے اہل ایمان! اللہ کی اطاعت کرو اور (اس کے) رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو۔ اور (اس اطاعت سے ہٹ کر) اپنے اعمال باطل نہ کرو۔“^④

① العلم، باب ماجاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدعة، حدیث: 2676. امام ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔ ② السنة لمحمد بن نصر المروزي، ص: 82 وسندہ صحیح. ③ [صحیح سنن أبي داود، السنة، باب في لزوم السنة، حدیث: 4604، وسندہ صحیح، امام ابن حبان نے الموارد، حدیث: 97 میں اسے صحیح کہا ہے۔ ④ محمد 33:47.